قطع کیجئے نہ تعلق ہم سے
کچھ نہیں ہے تو عداوت ہی سہی

میں نے کہا کہ بزم ناز چاہیئے غیرسے تہی
سن کے ستم ظریف نے مجھ کو اٹھا دیا کہ یون

ان کے دیکھے سے جو آ جاتی ہے منہ پر رونق
وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے

بلبل کے کاروبار پہ ہیں خندہ ہائے گل
کہتے ہیں جس کو عشق خلل ہے دماغ کا

غالب کے ذہنی افق کی یہ وسعت اور زندگی کی تلخیوں کے مقابل ان کا تبسم زیرلب بلاشبہ انہیں دنیا کی عظیم شخصیتوں کے زمرے میں لا کھڑا کرتا ہے — غور کیجئے تو کائنات پر سنجیدگی کا پورا تسلط ہے اور اس کا ہر جزو بڑے ہی انہماک سے ان دیکھی قوتوں کے اشاروں پر سرگرم — ایسے میں اگر کوئی شخص زندگی کے سنجیدہ عناصر کا تبسم کے ساتھ خیر مقدم کرے تو بے اختیار اس کی عظمت کا قائل ہونا پڑتا ہے —

---

( ۲ )

(اب تک اردو شاعری میں طنز و مزاح کے عناصر مغربی اثرات